اللّٰہ

السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

جلد ۳ نمبر ۲۱

یکم نومبر ۱۹۲۹ء ۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۸ھ

چندہ سالانہ ۲ روپے ۸ آنے

مقامِ اشاعت

قادیان دارالامان

باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل

KHILAFAT LIBRARY

مضامین

نظم	۲	امۃ الحفیظ شمیم ریہما
تعلیم النسواں	۳	اقبال بیگم بنت ڈاکٹر ظفر حسن صاحب
عورت کی منزلت (ہندو مذہب)	۵-۹	از ہندی ترجمہ (جناب محمد عمر صاحب مولوی فاضل)
حفظانِ صحت	۱۰-۱۲	فضل آراء خانم گوجرانوالہ
شذرات مقتبسات	۱۳-۱۶	ماخوذ
خوبصورت پھول	۱۸-۲۰	نواب بیگم سیالکوٹ۔ آمنہ بیگم منٹگمری

KHILAFAT LIBRARY

دورِ المناک

یاد آیا ہے کہ "جب مسلم تھا صاحبِ اقتدار"
اس کی طاعت پر نگوں سر تھے جہاں کے تاجدار
قصرِ کسریٰ پر علم اس کا تھا! لہراتا ہوا
آسماں جھکتا تھا پابوسی کو اس کی بار بار
عقل و دانش، علم کی!! تابش سے یہ معمور تھا
فلسفی و نکتہ داں!! جوہر تھے اسمیں بےشمار
تھا معلّم، اور مؤدّب، اور مقنّن بھی یہی!
تھا مدبّر، اور مفسّر، اور جہاں کا رستگار
مخزنِ تہذیب، اور گہوارۂ علم و فنون
فاتحِ اعظم بھی تھا، اور تھے فضائل بےشمار

آدمیت کا سبق! دنیا کو تھا اس نے دیا!
ابھر دی قوموں کو! اور دی زندگی انکی سنوار
اس نے دنیا کو چھڑایا! قید اور آلام سے
حریت انکو سمجھائی، اور بنایا کامگار
بے نظیر اسکا تمدّن، فہم اسکا بے مثال
تاج و تخت اور شانِ شوکت اسکی تھی خدمتگزار
تھے ارسطو اور فلاطوں گنگ اسکے سامنے
حکمتِ لقماں کا! اسکے بالمقابل حال زار
کائناتِ دہر! قالب! اور مسلم روح تھی
جس نے دنیا کو نکھارا زندگی کی استوار

ہر بلندی پہ پہنچ جاتا تھا وہ مانندِ برق
ظلمت و پستی کا دامن! اسکے آگے تار تار
موج کی بیتابیاں تھیں اسکی فطرت میں بھریں
ایک جا! اور ایکدم! اسکو نہ تھا مطلق قرار
ابرِ رحمت کی طرح برسا نہایت زور سے
اور اک دم میں کیا یہ باغِ عالم!! پر بہار
فتح و نصرت کامرانی اس کا دامن چومتی
اس نے دیکھی تھیں نہ ناکامی کی بھی خار زار
اسکے حسنِ دلکشائی! تھیں ضیائیں چار سو
دوڑ کر آتی تھی مخلوقِ خدا! پروانہ وار

آہ! میدانِ دعا سے منہ کبھی پھیرا نہ تھا
بالمقابل اسکے ہوتیں گرچہ فوجیں صد ہزار
کانپتے دشت و جبل تھے اسکی ہیبت سے سدا
یہ جدھر نکلا ظفر قدموں پہ تھی اسکے نثار
غیر از خوفِ خدا! سینہ میں کچھ کھٹکا نہ تھا
طاعتِ خیر الرسلؐ پر، زندگی کا تھا مدار
صاحبِ جاہ و حشم تھا اور مسکینوں کا یار
تھی نہ بس وحدت پرستی! اسکی ہستی کا سنگار
چرخِ نیلی فام کے سائے تلے اس نے کبھی
ٹھوکریں کھائی نہ تھیں، صرصر کی مثلِ غبار

آج کی حالت مگر برعکس ہے، ہمدم نہ چھیڑ
خوں فشاں کر دیگی آنکھیں، اور دلکو داغدار
سست رفتاری یہ اسکی، آج روتا ہے جہاں
شوکت و جبروت، اسکی، اڑ گئی! بن کر غبار
عزّ و شوکت، مال و دولت سے، تہی دامن، اب
کھا رہا ہے آہ! اب مفتوح سے لینے! ادھار
روح فرسا ہے یہ منظر، چشمِ عبرت کے لئے
دیکھ کر اسکو! مرا دل ہو رہا ہے بے قرار
جب بسی آنکھوں میں ہو! عہدِ گذشتہ کی بہار
تو تعجب! دلِ حزیں کو ہو نہ کیونکر اضطرار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مِصْبَاح

قادیان دارالامان ۔ مورخہ یکم نومبر ۱۹۲۹ء

تعلیم النسواں

تعلیم النسواں کے مسئلہ کی اہمیت اور تعلیم النسواں کی ضرورت کے متعلق صرف اس قدر کہنا کافی ہے ۔ کہ کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک کہ اس کے اکثر افراد تعلیم یافتہ نہ ہوں محض بعض کے تعلیم یافتہ ہونے یا کسی خاص طبقہ یا جماعت میں تعلیم کا چرچا ہونے سے کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی ۔ اور کسی قوم میں عورتیں غیر تعلیم یافتہ رہیں ۔ تو گویا نصف حصہ قوم کے جسم کا بیکار رہتا ہے ۔ اور یہ بات قومی ترقی کے واسطے سخت حارج ہے دنیا کی زندگی ایک گاڑی کی مانند ہے ۔ جس کا ایک پہیہ مرد ہے اور دوسرا عورت ہے ۔ اگر ایک پہیہ صاف اور عمدہ ہو ۔ اور دوسرا زنگ آلود اور خراب ہو ۔ تو زندگی کی گاڑی اچھی نہیں چل سکتی ۔ کامیابی اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جبکہ مرد اور عورت دونوں تعلیم یافتہ ہوں ۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مسلمان عورتوں کا بہت بڑا حصہ علم سے بالکل بے بہرہ ہے ۔ حالانکہ اگر غور سے دیکھا جائے ۔ تو عورتوں کی تعلیم ایک لحاظ سے مردوں سے بھی زیادہ ضروری اور قابل توجہ ہے ۔ کیونکہ آئندہ نسل کی تربیت زیادہ تو عورتوں کے ہاتھ میں ہوتی ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے ابتدائی تعلیم کی درس گاہ ان ہی کی گود کو بنایا ہے ۔ اور ان ہی کا یہ کام ہے کہ بچوں کی عادات و اخلاق کو جہاں تک ممکن ہو درست کریں اور اگر عورتیں خود ہی جاہل ہوں ۔ تو وہ بچوں کی تربیت نہیں کر سکتیں اور پھر بچپن کی خراب تربیت آخر تک ساتھ جاتی ہے ۔ اور قوم تنزل اور ادبار کے راستہ پر پڑ جاتی ہے ۔ پس عورتوں کی تعلیم کا مسئلہ نہ صرف اس لحاظ سے قابل توجہ ہے ۔ کہ وہ ہر قوم کا نصف حصہ ہیں ۔ بلکہ اس لئے بھی ہے ۔ کہ ان کے ہاتھ میں آئندہ نسل کی حفاظت اور تربیت کا کام ہے اللہ تعالیٰ نے علم کی طلب ہر مسلمان مرد اور عورت پر یکساں فرض کی ہے ۔ چنانچہ آنحضرت صلعم نے جہاں اپنی امت کو علم سیکھنے کی تاکید فرمائی ہے ۔ وہاں صرف مردوں کو ہی مخاطب نہیں کیا ۔ بلکہ ساری امت کو حکم دیا ہے ۔ دوسری جگہ آپ نے فرمایا ہے ۔ کہ جو شخص اپنی لڑکی کی تربیت کا خاص خیال رکھتا ہے ۔ وہ زیادہ اجر کا مستحق ہے ۔ اور اس سے آپ کی یہی مراد تھی ۔ کہ لڑکے کی تعلیم کا فائدہ تو عموماً اس کے نفس یا اس کے ہم نسل لوگوں تک محدود رہتا ہے ۔ لیکن لڑکی کا تعلیم یافتہ ہونا اور اچھی تعلیم کا پانا آئندہ نسل کی بھی بہتری اور بہبودی کا موجب ہے ۔ اس لئے لڑکی کی تعلیم و تربیت کی توجہ دینے والا انسان خدا کے نزدیک دگنے ثواب کا مستحق ہوتا ہے ۔ پس جو شخص چاہتا ہے ۔ کہ اس کو خدا کی طرف سے دگنا ثواب ملے اسکا فرض ہے کہ وہ اپنی لڑکی کو اعلیٰ تعلیم و تربیت سے مزین کرے ۔

اس وقت ہندوستان میں عورتوں کی تعلیم کی حالت بمقابلہ مغربی ممالک کے نہایت ناقص اور پست ہے اور خصوصاً مسلمان عورتیں تعلیم میں بالکل پیچھے رہ گئی ہیں۔ اور پھر افسوس تو یہ ہے۔ کہ ابھی تک مسلمانوں میں سے بہت سے ایسے ہیں جو تعلیم دلانے کے بہت ہی مخالف ہیں۔ اور عورتوں کو صرف ناظرہ قرآن ہی پڑھانا کافی سمجھتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ ہندوستان کی دوسری اقوام مسلمانوں سے بہت آگے نکل گئی ہیں۔ اور اس جہالت کا یہ بھی اثر ہو رہا ہے۔ کہ مسلمانوں کی آئندہ نسل تربیت واخلاق کے لحاظ سے نہایت ہی ردی درجہ کی حالت میں ہے۔ اور بجائے اس کے کہ مسلمان بچوں کی لوح قلب پر جو بچپن کے زمانہ میں اعلیٰ اخلاق وعادات کے نقش قائم ہوتے ان کے اندر نہایت ہی گرے ہوئے اخلاق کا بیج بویا جاتا ہے۔ اور یہ بڑی حد تک عورتوں کی جہالت کا نتیجہ ہے۔ پس تعلیم النسواں کا مسئلہ ایک نہایت اہم اور قابل توجہ مسئلہ ہے اور اگر اس کی طرف مسلمان مردوں اور عورتوں نے پوری توجہ نہ کی تو اس زندگی کے دور میں سب سے پیچھے رہ جائیں گی۔ اکثر عورتیں سمجھتی ہیں۔ کہ ہماری تعلیم وتربیت کی ذمہ داری مردوں پر ہے۔ اور چونکہ مرد ہی ہماری تعلیم کی طرف توجہ نہیں کرتے اس لئے ہم تعلیم میں پیچھے ہیں۔ مگر یہ درست نہیں۔ میرے نزدیک ذمہ داری عورتوں پر ہے۔ جب شروع میں تعلیم کا آغاز ہوا۔ تو مرد اور عورت دونوں جاہل تھے۔ پہلے مردوں نے اپنی کوشش سے اور توجہ سے تعلیم حاصل کر لی۔ اور انہوں نے تعلیم حاصل کرنے میں کسی اور کی مدد نہ چاہی کیونکہ مدد دینے والا ہی نہ تھا۔ اسی طرح اگر عورتوں کو بھی تعلیم کا کچھ شوق ہو تو باوجود مردوں کی طرف سے امداد نہ ہونے کے وہ تعلیم حاصل کر سکتی ہیں۔ ہاں بے شک چونکہ مرد اب تعلیم میں آگے نکل گئے ہیں۔ اس لئے ان کا یہ اخلاقی فرض ہے۔ کہ عورتوں کی تعلیم میں پوری طرح معاون ہیں۔ اور اس وجہ سے بھی مردوں کا فرض ہے۔ کہ عموماً عورتوں کے مالی کفیل مرد ہوتے ہیں۔ پس جس کے ہاتھ میں روپیہ اور ذرائع ہوں وہ ذمہ داری سے آزاد نہیں سمجھا جا سکتا۔ لیکن اصل اور پہلی ذمہ داری عورتوں کے اوپر ہے۔ اور اب وقت ہے۔ کہ وہ بیدار ہو کر اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ اور جن ظلمات میں گھری ہوئی ہیں۔ ان سے نکلنے کی کوشش کریں۔ بعض جاہل اور کم عقل مردوں کا خیال ہے۔ کہ عورتیں پڑھ کر آزاد ہو جاتی ہیں۔ یہ ان کا خیال غلط ہے۔ تعلیم کے فوائد کو مد نظر رکھنا چاہیئے۔ مثلاً چاقو کو ہی دیکھو۔ چاقو سبزی کاٹنے اور قلم بنانے یا دیگر اشیاء کاٹنے کیلئے بنایا جاتا ہے۔ اب اگر بے عقل انسان اس سے اپنی انگلی کاٹ لے تو کیا دنیا میں چاقو بنانے بند کئے جائینگے۔ ہرگز نہیں ؛

KHILAFAT LIBRARY

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی عورتوں کو تعلیم حاصل کرنے کا حکم دیا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ نے بھی عورتوں کو تعلیم حاصل کرنے کا حکم دیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے بھی بارہا تقریروں میں بھی اور تحریروں میں بھی فرمایا کہ عورتوں کا فرض ہے کہ وہ تعلیم حاصل کریں۔ بعض جاہل عورتیں بھی کہدیتی ہیں۔ کہ ہم نے کونسی نوکری کرنی ہے۔ تعلیم سے مراد نوکری کرنا ہی نہیں۔ بلکہ تعلیم سے انسان بنتا ہے۔ تعلیم سے ہی انسان آئندہ نسل کی تربیت اعلیٰ کر سکتا ہے۔ تعلیم سے بہت سے مشکل کام

کر سکتا ہے۔ تعلیم حاصل کرنے سے انسان ہر ایک کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ الغرض تعلیم کے بہت سے فوائد ہیں۔ بعض امیر گھروں کی عورتیں بھی یہی کہہ کر اپنی تسلی کر لیتی ہیں۔ ارے بھائی ہمیں کونسی ضرورت ہے علم حاصل کرنے کی۔ جیتے رہیں ہمارے مرد کمانے والے۔ حالانکہ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ایسا خیال کبھی مت کرو۔ جہاں تک ہو علم حاصل کرو۔ خدا جانے کل تمہارے لئے پر کیا آفت آنے والی ہے۔ مردوں کا ہی فرض نہیں۔ بلکہ عورتوں کا بھی فرض ہے کہ مردوں کا ہاتھ بٹائیں۔ صحابہ کرام کی عورتیں تمام کام مردوں سے مل کر کرتی رہیں۔ یہاں تک کہ انھوں نے مردوں سے مل کر جنگ بھی کیں۔ اور بہت سے بڑے بڑے کام کئے۔ لیکن آج کل کے زمانہ کی عورتیں ایسی ڈرپوک ہیں۔ کہ خدانخواستہ اگر آج اسلام پر کوئی حملہ ہو۔ تو عورتیں کچھ نہیں کر سکتیں۔ انھوں نے تو مردوں کو اپنی روزی کا وسیلہ بنا رکھا ہے۔ اگر آج ان کا مرد مر جائے تو سوائے بھیک مانگنے کے اور کچھ نہیں کر سکتیں۔ جن عورتوں نے اپنے مرد کی زندگی میں راحت و آرام دیکھے ہوتے ہیں۔ ان سے محنت و مشقت ہونی اور کسی سے سوال کرنا مشکل ہوتا ہے وہ کیسا افسوسناک وقت ان پر ہوتا ہوگا۔ غرض ہر رنگ میں تعلیم کے فائدے ہی فائدے نظر آتے ہیں۔ میں اس مضمون کو ختم کرتی ہوں۔ اور دعا کرتی ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مردوں کو توفیق عطا فرماوے۔ کہ وہ ہم کمزور طبقہ کی عورتوں کی امداد کریں۔ اور خدا ہمیں اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اقبال بیگم۔ بنت ڈاکٹر ظفر حسن صاحب اسسٹنٹ سرجن ساکن دہرم کوٹ رندھاوہ حال دارالقادیان

عورتوں کی منزلت

اور

ہندو مذہب

آریہ سماجی آئے دن اپنے اخبارات اور لیکچروں میں اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ دنیا میں عورتوں کو ان کے حقوق دینے والا اور عزت و احترام کرنے والا صرف آریہ سماج ہے۔ دنیا کی تمام قومیں اپنے مذہبی اصولوں کی بناء پر ان کو وہ حقوق عطا نہیں کر سکیں۔ جو کہ ہم دیتے ہیں۔ لیکن یہ صرف آریہ سماج کے منہ کی باتیں ہیں۔ جن کی حیثیت کچھ نہیں۔ چنانچہ ایک مضمون اخبار چاند میں نکلا ہے۔ جس کا لکھنے والا ایک ہندو ہے۔ اس میں اس نے ہندو مذہب کی پوزیشن جو اس کی عورت کے متعلق ہے۔ بیان کی ہے۔ چنانچہ وہ اپنے مضمون کو اس طرح شروع کرتا ہے:۔

"کچھ پتہ نہیں ایک مدت سے مرد عورتوں کو غریب اور مسکین کے نام سے پکارتا آیا ہے۔ وہ عورت جو لڑائیوں میں جا کر دشمنوں کے ساتھ لڑائی اور بڑے بڑے علماء کی مجلس میں جا کر ان کے ساتھ خدا کی ہستی اور قانون قدرت پر بحث کیا کرتی تھی۔ اور وہ عورت جس نے اپنے علم کے گھمنڈ پر بڑے بڑے راجاؤں اور مہاراجاؤں کو ان کے تخت سے اتار دیا۔ اس عورت کو آج سماج میں کس قدر نچلے درجہ میں شمار کیا گیا ہے۔ اس بیچاری کو زمانہ سے بھی پیچھے گرا دیا ہے۔ اور پھر اس پر اپنی مطلب پرستی کے ساتھ حکومت کی جاتی ہے۔ جس کو خیال میں لاتے ہی دل کانپ اٹھتا ہے۔ ماں اور بیٹی۔ بہن اور بیوی کے روپ میں رہنے والی عورت کو اب تک اس خود غرض انسان نے سمجھا ہی نہیں سینکڑوں سالوں سے ہمارے

KHILAFAT LIBRARY

اندر یہ بری رسم جڑ پکڑے ہوئے ہے۔ کہ عورت مرد سے کم درجے کا انسان ہے۔ نہ صرف ہندو مذہب میں بلکہ تمام مذاہب میں (سوائے اسلام کے مترجم) عورت کے متعلق کئی طرح کی بری بری باتیں مشہور ہیں۔

جب ہم ہندو مذہب کو ٹٹولتے ہیں۔ تو وہاں عورت کے متعلق نہایت ہی مکروہ اور گھنونی تصویر کھنچی ہوئی نظر آتی ہے۔ اس بیچاری کو جھوٹ کی مجسم تصویر۔ کٹل جھوٹ بولنے والی اور اعتبار نہ کرنے والی ٹھہرایا ہے۔ اور بدبخت شاعروں نے تو عورتوں کی بے عزتی کرنے میں ساری طاقت خرچ کر دی ہے چنانچہ چند ایک شلوک آپ لوگوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں

(۱) عورت بے حیائی کا خزانہ رات کو ڈاکو اور دن کو شیطان کی شہزادی ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

(۲) عورتوں پر ہرگز اعتبار نہ کرنا چاہیئے۔

(۳) عورتیں سب سے بڑھ کر فسادی ہیں۔

(۴) عورتوں سے اچھے کام کبھی بھی نہیں ہوتے۔

(۵) عورتیں ہی دنیا میں اور آخرت میں مردوں کو تباہ کرنیوالی ہیں

(۶) صرف عورت ہی مرد کو دوزخ میں لیجانے کا سبب ہے۔

(۷) عورت کے جو دل میں ہوتا ہے۔ وہ زبان پر نہیں۔ جو زبان پر ہے۔ وہ ظاہر نہیں کرتی۔ اور جو ظاہر کرتی ہے۔ اس پر عمل نہیں کرتی۔ اس لئے عقلمندوں کو چاہیئے۔ کہ عورت پر ہرگز اعتبار نہ کریں۔

(۸) عورت اندر سے زہر ہے۔ اور ظاہر میں بیری کی طرح خوبصورت ہے۔ اس لئے جو آدمی سکھ چاہے۔ وہ عورتوں کا نام ہرگز نہ لے

ان سب شلوکوں کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ بھائیو۔ عورتوں سے ہوشیار رہو۔ ان کا ہرگز اعتبار نہ کرو۔ کیونکہ ان کی محبت سے نیک اور پرہیزگار آدمی بھی خراب ہو جاتا ہے۔ عورتوں کے خیالات بھی عجیب ہوتے ہیں۔ مردوں کو تباہ کرنے کا ذریعہ صرف ایک عورت ہی ہے۔ اور مرد کو دوزخ میں لے جاتی بھی عورت ہی ہے۔ اگر ایک مرد جس کے منہ میں ہزار زبانیں ہوں۔ اور اس کی عمر بھی ہزار برس ہو۔ اور وہ ساری عمر تک عورتوں کی برائی بیان کرے۔ تو وہ پوری طرح نہیں کر سکتا۔

پھر ایک جگہ لکھا ہے۔ کہ عورت ڈائن اور چڑیل ہے۔ اور یہ ابتدا ہی سے بیوقوف اور جاہل ہے۔ عورت شیطان کا ہتھیار ہے۔ اس لئے رشیوں نے فرمایا ہے۔ کہ استری کو ہرگز آزادی نہ ہونی چاہیئے۔ کیونکہ یہ غلام ہے۔ بلکہ غلام سے بھی بدتر

پھر منو مہاراج ۸ ادھیائے شلوک ۴۱۶ میں لکھتے ہیں۔ کہ عورت اور غلام کا مال میں ہرگز کوئی حصہ نہیں ہے۔

پھر تلسی داس نے اپنی رامائن میں لکھا ہے کہ

ڈھول۔ گنوار۔ شودر۔ پشو ناری
یہ سب تاڑن کے ادھیکاری

یعنی ڈھول اور گنوار آدمی اور شودر اور حیوان اور عورت یہ تمام سوٹے سے مارنے کے لائق ہیں۔ جہاں پر عورت کی ذرا سی بھی تعریف کی جاوے۔ وہاں پر آٹھ چیزیں جھوٹ ٹھگ۔ بے حیائی۔ افلاس وغیرہ سدا رہتی ہیں۔

یہ جو کچھ کہا گیا ہے۔ یہ ہماری ہندو تہذیب کا نمونہ ہے۔ مردوں کی بیوقوفی کی وجہ سے عورتیں اپنے حقوق کا خود فرق نہیں کر سکتی ہیں۔ کیونکہ ان بیچاریوں کو اپنے حقوق کی حفاظت کا موقعہ نہیں دیا گیا۔ جس وقت ہند اپنی پوری تہذیب و تمدن کی چوٹی پر تھا۔ اس وقت عورتیں اپنی برابری کے حقوق کا دعویٰ کیا کرتی تھیں اور مرد بھی عورتوں کے ساتھ

برابری کا سلوک کیا کرتے تھے۔ وہ مردوں کی طرح تعلیم یافتہ تھیں۔ بلکہ بعض عورتوں نے اپنے مردوں کو پڑھا کر عالم و فاضل تک بنا دیا۔ اور پھر لڑائی سے ہارے ہوئے مردوں کو اپدیش (وعظ) کر کے ان میں جوش پیدا کیا۔ جو پھر دوبارہ لڑائی میں جا کر لڑتے اور فتح پاتے تھے۔ پھر سینکڑوں عورتوں نے اپنے مرتے ہوئے خاوندوں کو بچایا۔ لیکن بخلاف اس کے کوئی بھی مثال نہیں پائی جاتی کہ کسی ایک مرد نے اپنی عورت کو بچایا ہو۔ لڑائی شروع ہے اور راجا دسرتھ کا ہاتھ کیچڑ میں دھس جاتا ہے۔ اسوقت کیکئی مہارانی نے اپنے ہاتھ کا زور لگا کر اسکو نکالا۔ اور اگر یہ ہاتھ نہ نکالتی تو یقیناً مہاراجہ دسرتھ جان سے مارے جاتے۔

پھر گذشتہ زمانہ میں عورتوں نے بڑے بڑے رشیوں اور مہارشیوں کے ساتھ مناظرے کیئے۔ کہ جن کو پڑھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے۔ لیکن افسوس کہ اسوقت مردوں نے عورتوں کے تمام وہ ذرائع جن کے ذریعہ سے وہ علم حاصل کر سکیں بند کر دیئے ہیں۔ آج ہماری بہو بیٹیاں وید کو ہاتھ نہیں لگا سکتیں کیونکہ "استری اور شودر کو وید پڑھنے کا حق نہیں ہے"! ایسے ایسے منتروں کو سنا سنا کر وید کے پڑھنے سے روک دیا گیا ہے صرف بیاہ کو چھوڑ کر انکے تمام مذہبی حقوق مٹا دیئے گئے ہیں اسوقت تو وہ بیچاری اسقدر بے بس ہے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق کوئی کام بھی نہیں کر سکتی کیونکہ مرد کا ہاتھ ہمیشہ سے اس کی گردن پر رہا ہے۔ پھر ایک جگہ لکھا ہے کہ بڑے بڑے رشیوں اور مہاتماؤں کے برت کو توڑ وا کر ان عورتوں نے انکو دوزخ کی سیر کرائی اور یہی سبب ہے کہ رشیوں نے کہا ہے کہ جو آدمی ایشور سے ملنا چاہے اسکو چاہیئے کہ عورت سے کم از کم چار سو میل دور رہے۔ تب جا کر وہ ایشور کے ساتھ مل سکتا ہے۔ ہمارے ہندو شاستروں میں یہ صاف لکھا ہے کہ کنواری کو جنت میں ہرگز دخل نہیں ملیگا۔ عورت چاہے کتنی لائق ہو۔ پڑھی ہو اور قابل ہو۔ لیکن بغیر خاوند کے وہ سورگ (جنت) کی ہوا نہیں کھا سکتی۔ آدمی چاہے کیسا ہی بدمعاش اور روحانیت سے گرا ہوا۔ کمزور۔ بیمار۔ زانی۔ غریب۔ غصہ کرنیوالا۔ بوڑھا۔ اپاہج۔ جاہل گنوار کیوں نہ ہو۔ تو بھی وہی مرد اس عورت کا مکتی دلانے والا کہا گیا ہے۔ مرد چاہے برے کام کرے...... لیکن اگر بیچاری عورت سے بھولے سے تھوڑی سی بھی غلطی ہو جائے تو اس بیچاری غریب کو بہت بری طرح سے کشٹ و تکلیف دی جاتی ہے ❊

پھر وہ تکلیفیں جو ہندوستان میں ہندو بیوؤں کو ہوتی ہیں اگر ان کی ایک فہرست تیار کی جائے تو ایک مہابھارت جتنا بڑا پوتھا بن جائے ❊

ہندوستان کے ۸۰ فیصدی مرد "نکمے" بیٹھے رہتے ہیں۔ ان کا کام سوائے "حقہ" گڑگڑاتے اور شراب نوشی یا اسی طرح کے اور کام چوری۔ جوا وغیرہ کے اور کوئی نہیں ہے۔ عورت بیمار ہو۔ کمزور ہو۔ تو بھی اس کو سارے خاندان کے لئے روٹی پکانی پڑتی ہے۔ پھر بھر کے کپڑے دھوتی ہے۔ پھر بھٹی کے سامنے وہ اکیلی

KHILAFAT LIBRARY

بیچاری اپنا کلیجہ ایندھن کے ساتھ جلاتی رہتی ہے۔ کالے کلوٹے درجنوں جوٹھے برتن صاف کرنے کے بعد جوٹھا کھانے کو ملتا ہے۔ گھر کو صاف رکھنا۔ غرض دن بھر اسکو ذرا بھی فرصت نہیں ملتی کہ وہ کچھ علم حاصل کرے۔ چنانچہ یہی سبب ہے کہ عورتیں ہمیشہ گھروں میں رہنے کے سبب جاہل اور کمزور ہو جاتی ہیں۔ آپ لوگ چاہے مس میو کی کتاب مدر انڈیا کو منحوس ٹھیرائیں اور اس کا جواب لکھنے کے لئے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگائیں مگر اس میں شک نہیں کہ جو کچھ اس نے لکھا ہے ایک حد تک صحیح ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

بیواؤں میں سے بعض نہایت چھوٹی عمر کی ہیں اور بعض بڑی عمر میں ہوتی ہیں۔ آپ لوگوں کو کیا پتہ ہے کہ وہ اپنی جوانی کی اُمنگوں کو کس طرح دباتی ہیں۔ اور وہ اُمنگیں ان کو آہستہ آہستہ جلا کر کیونکر راکھ کر دیتی ہیں۔ لیکن ادھر ہماری سماج میں ساٹھ سال کے بڈھے کنیاؤں سے بیاہ کرنے کے لئے سجے ہوئے بیٹھے ہیں۔

سب سے بری بات جو کہ ہم میں پائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ لڑکی کے پیدا ہوتے ہی گھر میں ایک ماتم سا برپا ہو جاتا ہے۔ یہ جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ ہمارے سناتنی ہندو دھرم اور ہندو سماج کا فوٹو ہے ٭

اس کے بعد اُس ہندو دوست نے لکھا ہے کہ میں نے جو کچھ لکھا ہے ہندو مذہب کی کتابوں سے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اگر ہندو چاہتے ہیں کہ دنیا میں ترقی کریں تو ان تمام کتابوں کا نام و نشان مٹائیں کیونکہ جس ملک کے لوگوں کی ایسی مذہبی کتابیں ہوں جس میں عورتوں پر اس قدر ظلم ہو۔ وہ مذہب آج نہیں تو کل یقیناً "نیست و نابود ہو جائیگا"

پس ہمارے سماجی دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اسلام پر اعتراض کرنے سے پہلے اس تحریر کو جو ان کے اپنے ہی ایک بھائی نے لکھی ہے پڑھ لیا کریں۔ اس نے جو اسلام کے متعلق رائے کا اظہار کیا ہے وہ بعد میں لکھا جائیگا ٭ (محمد عمر مولوی فاضل)

ایمان عمل کی کسوٹی ہے

میری محترمہ بہنو! بلا دلیل کوئی دعویٰ قابل قبول نہیں ہوتا چنانچہ اگر کوئی شخص دعویٰ کرے کہ میرے پاس ایک لاکھ روپیہ نقد موجود ہے۔ مگر اُس کی حالت یہ ہو کہ جب اُسے ایک روپے کی بھی ضرورت پیدا ہو جائے تو اُسکے لئے پریشان پھرے۔ اور دوسروں سے حاصل ہوئے بغیر ایک روپے کی بھی ضرورت پوری نہ ہو سکے تو پیاری بہنو! کون عقلمند یہ یقین کر لیگا۔ کہ واقعی اُس کے پاس ایک لاکھ روپیہ نقد موجود ہے کیونکہ وہ دلیل سے یہ ثابت کر رہا ہے۔ کہ وہ ایک روپے کا بھی مالک نہیں۔ تو اسی طرح ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر لی یعنی ان کے ہاتھوں بک گئے اب وہ جس طرح چاہیں چلائیں ہماری اپنی مرضی کوئی باقی نہیں رہی۔ تو عزیز بہنو! اس کا ثبوت ضروری ہے اس لئے حضرت مسیح موعودؑ

علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منشاء کے مطابق ہمیں چاہیئے کہ ہمارا طرزِ عمل یہ ہو کہ مصیبت کو دیکھ کر قدم آگے بڑھائیں یہ ہماری ترقی کا ذریعہ ہے اور اللہ پاک کی توحید کو زمین پر پھیلانے کیلئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کریں اور عزیز بہنو! اُسکے بندوں پر رحم کریں اور ان پر کسی تدبیر سے ظلم نہ کریں اور مخلوق کی بھلائی کے لئے ہم ہر وقت کمربستہ رہیں اور کسی کو نفرت کی نظر سے نہ دیکھیں۔ خواہ وہ ہمارا ماتحت ہی کیوں نہ ہو پیاری بہنو! ہم غریب اور حلیم اور نیک نیت مخلوق کے ہمدرد بن جائیں تا کہ اُس کے حضور قبول کیئے جائیں بہت سے ایسے ہوتے ہیں کہ اوپر سے صاف اور اندر سے سانپ تو میری محترمہ بہنو! ہمارا ظاہر اور باطن ایک ہونا چاہیئے بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کی نظر رکھیں امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کریں ہلاکت کی راہوں سے ڈریں اور تقویٰ کی راہ اختیار کریں بندوں کی امداد کے خواہش مند نہ ہوں اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جائیں اور دنیا سے دل برداشتہ رہیں اور اُسکے ہی ہو جائیں اور اُسی کیلئے زندگی بسر کریں اور ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کریں کیونکہ وہ پاک ہے اور چاہیئے کہ ہمارے لئے ہر ایک صبح گواہی دے کہ ہم نے تقویٰ سے رات بسر کری اور ہر ایک شام گواہی دے کہ ہم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ پیاری بہنو! ہم کو دنیا کی لعنتوں کی کچھ پروا نہ ہونی چاہیئے وہ تو ایک دھوئیں کی مانند ہوتی ہیں دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں جو دن کو رات نہیں بنا سکتیں ہاں خدا کی لعنت سے ڈرنا چاہیئے جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جس پر پڑتی ہے اسکو دونو جہان میں برباد کر دیتی ہے۔

عزیز بہنو! اگرچہ ابتلا مومن پر بھی آتے ہیں مگر انجام مومنین کے اعلیٰ ہوتے ہیں چنانچہ ان کے لئے وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِين۝ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور پیاری بہنو! ابتلا کے دنوں میں مستقل رہنے کیلئے یہ آیت تسلّی دیتی ہے ولا تَهِنُوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْن۝ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نہ تم سُست ہو نہ غمگین ہو تم ہی بلند ہونے والے ہو اگر تم مومن ہو۔ تو ہم خدا کے فضل سے مومن اور احمدی ہیں ہم کو تو ہر وقت اور ہر حال میں شجاعت اور دلیری اور ہمّت سے کام لینا چاہیئے اور ہمارے اندر دینی جوش اور تڑپ خاص ہونی چاہیئے۔ کیونکہ ہم ہی کو ساری دُنیا فتح کرنی ہے اور ہر پہلو سے نمونہ بن کر دنیا کو دکھانا ہے ؞

لیاقت زمانی بیگم۔ بلب گڈھ

ولادت تمام ناظرات مصباح کو یہ خبر سُن کر بہت خوشی ہوگی کہ محترمہ اہلیہ ڈاکٹر محمد شاہ نواز خانصاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کاماری (افریقہ) کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے (۹ ستمبر) خدا تعالیٰ اس نومولود کی عمر میں برکت دے۔ اور اسے وہ صاحب اقبال دین اسلام کا خادم بنائے ڈاکٹر صاحب مکرم نے اس موقعہ پر عہ بھجوائے ہیں تا کہ کسی محتاج بہن کے نام مصباح مفت جاری ہو سکے۔ درخواستیں جلد آنی چاہیئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے نام بشیر احمد رکھا ؞

حفظانِ صحت

خدا تعالیٰ نے انسانی زندگی کو دو قسموں میں تقسیم فرمایا ہے۔ روحانی و جسمانی۔ اس کی قدرت کا تقاضا ہے۔ کہ اس کا بندہ خدائے قدوس کا قرب حاصل کرنیکے لئے پہلے خود پاکیزگی اور طہارت پیدا کرے۔ جیسے کہ جسمانی لباس زیب و آرائش کا اثر انسانی اخلاق اور عادات پر پڑتا ہے۔ اسی طرح جسمانی گندگی یا صفائی کا اثر باطنی حالت یعنی روحانی زندگی پر ہوتا ہے اسلئے لازم ہے کہ اپنی روح کو گندے اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے جسمانی گندگی سے دور رہے۔ اور اپنی طبیعت کو صفائی پسند بنائے چونکہ میرا مقصد اسوقت جسمانی صفائی پر روشنی ڈالنا ہے اس لئے اس چھوٹی سی تمہید کے بعد اپنے اصلی مضمون کی طرف رجوع کرتی ہوں ؛

KHILAFAT LIBRARY

حفظانِ صحت کے لئے ہمیں بہت طریقوں کی ضرورت ہے۔ مثلاً روزانہ غسل کرنا۔ پہننے کے کپڑوں کی صفائی رکھنا۔ خوراک کے پکانے میں صفائی رکھنا۔ پینے کے پانی اور اُن برتنوں کی جن میں پانی بھرا جاتا ہو صاف رکھنا اور روزمرہ جسمانی ورزش کرنا یہ باتیں تو ضروری اور لازمی ہیں۔ اگر ہم یہ نہ کریں تو ہماری صحت قائم نہیں رہ سکتی۔ اور سب سے پہلے تو ہوا کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ مثلاً اگر ہم مکان تعمیر کرائیں تو پہلے جگہ دیکھنی چاہیئے۔ کہ وہ مرطوب تو نہیں۔ اور اگر ہم مکان بنوانے لگیں۔ تو ہم دیکھیں کہ اس میں ہوا اور روشنی کا گذر بھی ہے۔ کہ نہیں۔ کیونکہ اگر ہمارے مکان میں روشنی اور ہوا کا گذر نہ ہوگا۔ تو آپ جانتی ہیں کہ وہ مکان ہماری صحت کے لئے کبھی اچھا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ان باتوں پر ہماری زندگی کا دارومدار ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے۔ کہ صاف ہوا کے حصول کی کوشش کریں

مکان کے گرد کوڑا نہ پھینکیں۔ بلکہ ایک جگہ یعنی ایک ٹین میں سب گندگی اکٹھی کر دیا کریں۔ اور جب مہترانی آئے۔ اُسے آسانی سے اُٹھا کر لے جائے۔ اور اس بات کا بھی خیال رکھیں۔ کہ وہ گندگی ہمارے پاس تو نہیں پھینکتی۔ کیونکہ اندر کی گندگی باہر نزدیک پھینکوانی ہمارے لئے کوئی مفید نہ ہوگی۔ جو باہر کی ہوا آئیگی تو ہمارے سانس کے ذریعے سب اندر پھیپھڑوں میں چلی جائیگی۔ اور ہماری صحت کیلئے مضر ثابت ہوگی۔ پیاری بہنو! اگر ہم ہوا کے صاف کرنے کی کوشش کریں۔ تو ہم آئے دن کبھی کسی مُہلک مرض میں مبتلا نہ ہوں۔ ہوا ہمیں دکھائی تو نہیں دیتی۔ مگر جسم پر لگنے سے محسوس ہوتی ہے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے احتیاط کی جائے۔ گرچہ ؎

جو ہونا ہے بحکم خدا ہوتا ہے

مگر انسان کو چاہیئے کہ خود بخود آگ میں نہ گرے۔ گندگی اتنی دور پھینکی جائے جس کا تعلق ہمارے مکان کے نزدیک نہ ہو۔ اور نالیوں کو روزانہ صاف کیا جائے۔ اور فینائل ڈال دی جائے۔ اگر گندگی

کے سبب کوئی جرم ہوگا تو مر جائیگا - اور مکان میں سفیدی وغیرہ بھی چھ ماہ کے بعد کرانی اچھی ہے - اگر کوئی دیواروں کے ساتھ بھی کیڑا وغیرہ ہو - تو ضائع ہو جائے - جہاں تک ہو سکے - ہمیں استقلال کے ساتھ صحت کے اصولوں کا پابند ہونا چاہیئے - اِس سے ہم تندرست اور توانا ہونگے - اور ہم دنیا و دین کا کام کر سکیں گے - ہمارے ہندوستان میں ہوا کے خراب ہونے کا بڑا سبب یہ ہے - کہ شہروں اور مکانوں میں گنجائش سے زیادہ آدمی رہتے ہیں - ہمیں شہروں و گلیوں کی تنگ و آباد جگھوں میں ہرگز نہیں رہنا چاہیئے - جہاں تک ہو سکے - صاف ہوا جس کا نام او کسیجن گیس ہے حاصل کریں ؞

ایک کمرے میں تین یا چار آدمیوں سے زیادہ نہیں ہونے چاہیئں - اور منہ ڈھانپ کر ہرگز نہیں سونا چاہیئے - کیونکہ ڈھانپ کر سونے سے جو ہوا ہم نکالتے ہیں - جس کا نام کاربانک ایسڈ گیس ہے بار بار وہ ہی کھاتے جاتے ہیں - مکان کے دروازے اور کھڑکیاں کھُلی رہنی چاہیں - جس سے ہمیں تازہ ہوا آتی جاتی رہے - زمانہ حال کے لوگ کھڑکیوں اور دروازوں کا کھُلا رہنا تو درکنار جو دروازوں اور کھڑکیوں میں درازیں ہوتی ہیں اُن کو کپڑوں سے بند کر دیتے ہیں - کہ ہوا کا گذر نہ ہو - خاص کر سردیوں کے موسم میں - اگر ہمارے مکان کے نزدیک کوئی درخت وغیرہ ہو - تو ہمارے لئے بہت مفید ہے - کیونکہ وہ

سب گندی ہوا کھا لیتے ہیں - اور تازہ ہوا نکالتے جاتے ہیں - خاص کر صبح کے وقت - ہمارے بستر کے کپڑے بھی ایسے ہونے چاہیئیں - کہ اُن میں گندگی بھی کبھی نہ ہو - وہ ہمیشہ صاف رہیں - انگریزوں کو دیکھو - وہ کبھی بھی سردیوں کے موسم میں لحاف نہیں اوڑھتے - کمبل وغیرہ ہوتے ہیں جو سردیوں کے نکلنے پر دھُلا کر صاف کرا کر رکھ چھوڑتے ہیں - یہاں ہم ایسی رضائیاں اوڑھتے ہیں - جو کبھی نہیں دھُل سکتیں - اِن میں ہوائی مادے جمع رہتے ہیں - اگر ہم دھوئیں بھی تو صرف اوپر کا کپڑا ہی صاف کر سکتے ہیں - مگر جو روئی ہوتی ہے - وہ نہیں دھُل سکتی - ہمارے گھروں میں ایسا سامان ہونا چاہیئے - جسے آسانی سے اُٹھا کر مکان کو صاف کیا جا سکے - تا کہ ہم کو کوئی دِقّت پیش نہ آئے - اور نہ ہم سُستی کر سکیں - ہمیں بند کمرے میں انگیٹھی نہیں رکھنی چاہیئے - اس سے ہوا خراب ہو جاتی ہے ؞

KHILAFAT LIBRARY

اور رہائش کے کمروں کے نزدیک پاخانہ نہیں ہونا چاہیئے - اگر ہو بھی تو ایسا انتظام چاہیئے - کہ ہر وقت گندگی ڈھکی رہے - میرا خیال ہے - کہ گندگی ڈھکی اِس طرح رہ سکتی ہے - کہ پاخانہ کے کونے پر راکھ ڈال دینی چاہیئے اور ایک بڑا چمچہ ہو جس سے ہر ایک آدمی اُس پر راکھ ڈال دے اِس طرح نہ تو مکھی بیٹھ سکتی ہے - اور نہ ہی ہوا خراب ہو سکتی - اگر گندگی ڈھکی ہوئی نہ ہو - تو اوپر مکھیاں بیٹھ کر ہمارے برتنوں

میں بیٹھ جاتی ہیں۔ اُن کے پاؤں کے ذریعے چھوٹے چھوٹے جراثیم جو ہم کو دکھائی نہیں دیتے۔ ہم صاف بھی نہیں کر سکتے۔ ہم کو صرف ہوا میں رہنا ہی ضروری نہیں۔ بلکہ ہوا کو پھیپھڑوں میں بھی لے جانا ضروری ہے۔ جیسے آرام سے بیٹھے رہنے اور چھاتی کے دبے رہنے سے ہوا ہمارے پھیپھڑوں میں آسانی سے نہیں جا سکتی۔ جھک کر بیٹھا رہنا۔ خاص کر لڑکیوں میں جو صرف گھر میں بیٹھ کر ہر وقت سینے پرونے کا کام کرتی رہتی ہیں۔ پایا جاتا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے۔ کہ صرف کام ہی نہ کیا کریں۔ کوئی ورزش کرنے کے سامان بھی مہیا کریں۔ جس سے ہمارا خون صاف رہے۔ لڑکیوں کے لئے تو کام ضروری ہے۔ مگر ہمیں چاہیئے۔ کہ ایسی جگہ بیٹھ کر کام کریں۔ جس سے ہمارے پھیپھڑے نہ سکڑیں۔ کرسی وغیرہ پر سیدھا بیٹھ کر کام کرنا چاہیئے۔ اور جو کھانا ہم کھائیں تو چبا کر کھائیں۔ کیونکہ چبا کر کھانے سے جس کو تھوک کہتے ہیں۔ اور جس کا دوسرا نام سٹارچ ہے۔ ساتھ مل جاتا ہے۔ اور کھانا بہت جلد ہضم ہو جاتا ہے کھانا اگر مزیدار ہو۔ تو بہت جلدی اس میں سٹارچ مل جاتا ہے۔ اور ہمارے معدہ کو زیادہ کام نہیں کرنا پڑتا ہم کو چاہیئے کہ معمولی کھانا بھی محنت سے پکائیں۔ کہ ہمارا معدہ زیادہ کام کرنے کی وجہ سے کمزور نہ ہو جائے۔ اور کسی طرح کی غذا ہضم کر سکیں +

دوسرا اس طریق سے ہم کو کھانا چاہیئے۔ کہ ہم کو تکلیف نہ ہو۔ بعض بہنیں کھانا کھانے کے بعد بھی جو کچھ ملے وہ اوپر تلے کھا لیتی ہیں۔ اُس سے دانت بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں۔ وجہ یہ ہے۔ کہ بار بار کھانے سے کھٹی ڈکاریں آتی ہیں۔ اور تمام دانتوں کا روغن خراب ہو جاتا ہے۔ اور بہت جلدی اُتر جاتے ہیں۔ جس سے بہت تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ جب ہم کھانا چبا کر نہیں کھاتے تو معدہ کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جیسے ایک دیگچی پانی کی چاول اُبالنے کے لئے رکھی جائے اور اُس میں چاول بھی ڈال دیئے جائیں۔......... اب اگر بیچ میں ایک مٹھی خشک چاول کی ڈال دیں تو دیکھو گے کہ ہماری ہنڈیا خراب ہو جائیگی۔ اسی طرح ہمارے معدہ کا حال ہے۔ کہ اگر ہم بغیر وقت کے کھانا کھائیں تو ہمارے معدہ کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ پہلا کھانا تو ہضم ہونے نہیں پاتا...... اور دوسرا اُس پر ڈال دیا جاتا ہے۔ اس طرح سے معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ اِس لئے جہاں تک ہو سکے تین دفعہ کھانا چاہیئے۔ صحت کے لئے ورزش بھی ضروری اور لازمی ہے۔ کیونکہ اس کے نہ کرنے سے ہم لوگ سُست رہتے ہیں۔ اور ہمارا ذہن بھی کُند ہو جاتا ہے۔ اور طبیعت چُست نہیں ہوتی

KHILAFAT LIBRARY

پیاری بہنو! لڑکے تو کافی ورزش کرتے ہیں۔ مگر لڑکیوں کے لئے ہی پابندی ہے۔ اِس لئے ہم کو چاہیئے۔ کہ اس پابندی کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ ہمارے ملک میں تو پابندی اس طرح دُور ہو سکتی ہے۔ کہ ہمیں ان کے فائدے معلوم ہوں۔ اور اگر ہم سوچیں کہ جتنی ورزش لڑکوں کے لئے ضروری ہے۔ اُتنی ہی لڑکیوں کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ ورزش نہ کرنے سے وہ بڑی ہو کر

تندرست اور توانا نہ ہونگی۔ ورزش نہ کرنا صرف اُن کی زندگی کے لئے ہی نقصان دِہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اُن بیچاریوں کی آئندہ زندگی کے لئے بھی مضر ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ ورزش نہ کرنے سے ہم طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں جس طرح یہاں زیادہ تر عورتیں پھیپھڑوں کی بیماری میں مبتلا رہتی ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ نہ تو وہ ورزش کرتی ہیں۔ اور نہ ہی ہوا اُن کے پھیپھڑوں کو کافی پہنچ سکتی ہے۔ ورزش سے بہت فائدے ہیں۔ ایک تو یہ کہ کافی پسینہ آجاتا ہے۔ جس سے ہمارے مسام کُھل جاتے ہیں۔ اور ہم ہوشیار ہوجاتے ہیں۔ اِسلئے جہاں تک ہوسکے۔ ورزش کرنیکا وقت نکالیں۔ اور آرام کرنا بھی صحت کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ آرام کرنے سے ہمارے جسم کی تھکان دُور ہوجاتی ہے۔ دیکھو اللہ تعالےٰ نے رات آرام کے لئے ہی بنائی ہے۔ اور سونے سے ہمارے دماغ کو آرام ہوتا ہے۔ اگر ہم نہ سوئیں تو بہت خطرہ ہے۔ کہ ہم بہت جلدی پاگل ہوجائیں۔ ہم کو چاہیئے کہ رات کو جلدی سوئیں۔ اور صبح سویرے اُٹھیں کیونکہ صبح کا اُٹھنا نہایت خوب ہے۔ کسی نے کہا ہے ؎

رات کو سوتا سویرے صبح کو اُٹھنا شتاب
جسم کو بخشے ہے صحت عقل کو تیزی و تاب

آخر میں میں تمام مصباحی بہنوں کی خدمت میں التماس کرتی ہوں کہ دُعا فرمائیں کہ اللہ کریم مجھے توفیق بخشے اور میرے علم میں ترقی دے تاکہ میں "پیارے" مصباح میں ہر پرچہ کیلئے اپنے خیالات کا اظہار کرسکوں آمین ثم آمین ؎

راقمہ فضل آرا خانم بنت شیخ میراں بخش صاحب (مرحوم) گوجرانوالہ

ایڈیٹر:۔ جزاکم اللہ خدا تعالےٰ آپ کو دینی دنیوی بصیرت عطا فرمائے۔ اور علوم میں ترقی ؎

فتح مصر

عمرو بن العاص رضؓ فاتح مصر اور فتح مصر کے حالات نہایت تحقیق سے شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مجاہد مصر نے قلم بند کیئے ہیں اور اسی ضمن میں فتح بیت المقدس کا حال بھی بیان کیا ہے یہ کتاب اس قابل ہے کہ مصباحی بہنیں خود بھی پڑھیں اور اپنے بھائیوں اور بچوں کو پڑھائیں۔ بجائے بیہودہ ناولوں اور مخرب اخلاق افسانوں کے ایسی کتابیں جن میں اسلامی تاریخ کے واقعات ہوں کیریکٹر کو درست اور اعلیٰ تربیت کے حصول کیلئے نہایت مفید ہوتی ہیں۔ اس کتاب سے معلوم ہوگا کہ ہم کون تھے کیا تھے اور اب کیا ہوگئے اور کیا بننا چاہیئے۔ مؤلف نے ہر واقعہ اور ہر موقعہ پر نتائج پیش کرکے پڑھنے والے کو انتباہ کیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اسکی اشاعت میں مصباحی بہنیں خاص طور پر حصہ لینگی قیمت ایک روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر انوار احمدیہ بکڈپو قادیان دارالامان پنجاب

پنجاب میں عورتوں کیلئے طبی امداد

۱۹۲۸ء میں ہسپتالوں اور شفاخانوں میں ۵۹۹۵۹۳ مریض عورتوں کا علاج کیا گیا۔ گذشتہ تین سال میں مریض عورتوں کی تعداد ۳۹۵۳۲۸۳ تھی گویا ۹۱ فیصدی کا اضافہ ہُوا۔ ۱۹۲۸ء میں صوبجاتی حیثیت دینے کی سکیم کے بموجب ۱۵ زنانہ ہسپتالوں اور ہسپتالوں کے زنانہ شعبوں کا انتظام گورنمنٹ نے اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ انہیں سے ۷ ایسے زنانہ ہسپتال تھے جو مردانہ سول ہسپتالوں سے بالکل علیحدہ تھے۔ پنجاب میڈیکل زنانہ سکول لدھیانہ صوبہ میں ایک واحد انسٹیٹیوشن ہے جہاں زنانہ سب اسسٹنٹ سرجنوں اور زنانہ ڈسپنسریوں کی تعلیم کا انتظام ہے۔ سال مذکور میں سب اسسٹنٹ سرجنوں کلاس کی طالبات کی تعداد ۷۰ تھی جنمیں ۲۷ عیسائی ۱۳ ہندو ۲۸ مسلمان اور ۲ سکھ تھیں۔ ڈسپنسریوں کی جماعت میں کل ۱۸ طالبات تھیں۔ جن میں [illegible] سکھ تھیں [illegible] تمام عیسائی تھیں۔ (زنانہ ۔۔ ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۲۹ء علاوہ [illegible])

KHILAFAT LIBRARY

ہندوستان کی زراعتی حالت

صوبہ جات بمبئی۔ یوپی بہار اڑیسہ۔ پنجاب، متوسط اپر برہما۔ راجپوتانہ۔ مغربی ہند کی ریاستوں اور حیدرآباد کے بعض علاقوں میں بارش کم ہوئی لیکن مشرقی بنگال، شمالی بنگال کے بعض حصص، لوئر برما اور وسطی ہند میں ضرورت سے زیادہ اور باقی علاقوں میں کافی پانی برسا۔ پنجاب کے ہولناک سیلابوں نے اُگی ہوئی فصلوں، غلے کے ذخیروں، جانوروں اور دوسرے سامان کو دریائی علاقوں میں سخت نقصان پہنچا۔ دریائے سندھ کی سطح آب اواخر اگست میں یک لخت بلند ہوگئی۔ اور ایک قیامت برپا کر کے بہت سے گاؤں کا نام و نشان مٹا دیا۔ بلوچستان و صوبہ سرحد میں بھی سیلاب سے فصلوں کو نقصان پہنچا۔ رپورٹ مظہر ہے کہ ٹڈی دل اور دوسرے کیڑے مکوڑوں نے بمبئی سندھ یوپی۔ پنجاب، بلوچستان، اجمیر مارواڑ، راجپوتانہ، ریاست ہائے مغربی ہند، اور آسام میں نمودار ہو کر فصلوں کو بیحد نقصان پہنچایا۔ اولے نے صوبہ سرحدی میں آفت برپا کی۔ ہندوستان میں بالعموم کھڑی فصلوں کی حالت معقول ہے۔ بجز سیلاب زدہ علاقوں کے مدراس، بمبئی، راجپوتانہ اور مغربی ہند کی ریاستوں میں خراب ہے۔ باقی علاقوں میں اچھی۔ مدراس، راجپوتانہ اور حیدرآباد کے بعض اضلاع میں وبا پھیلنے کے باعث جانوروں کی حالت خراب ہے۔ باقی ہندوستان میں تسلی بخش، صوبجات متوسط، برما، آسام، صوبہ سرحدی اجمیر مارواڑ، راجپوتانہ، وسطی ہند اور پنجاب کی ریاستوں میں شرح خرید و فروخت مستقیم ہے۔ یوپی میں معمولی تغیر و تبدل ہوا۔ بمبئی اور حیدرآباد میں اسکا رجحان اوپر کو رہا۔ اور مدراس میں سال گذشتہ کی بہ نسبت قیمتیں کم یا مستقل رہیں۔ گیہوں کا نرخ پچھلے سال سے ارزاں ہے بنگال میں چاول کی قیمت بڑھ رہی ہے لیکن سال گذشتہ سے اب بھی کم ہے۔ اقتصادی حالت بالعموم عمدہ رہی ہے۔

ایک لاکھ روپے کا انعام

آل انڈیا سپنرز ایسوسی ایشن کی مجلس منتظمہ نے ایک لاکھ روپے کا انعام اُس شخص کو دینا تجویز کیا ہے جو مجلس منتظمہ کو ایک ایسا چرخہ یا چرخہ اور پیٹرن کا مجموعہ پیش کرے جسمیں حسب ذیل خوبیاں موجود ہوں۔

KHILAFAT LIBRARY

۱۔ چرخہ معمولی سائز کا ہو اور ہندوستان کے دیہات کے معمولی جھونپڑوں میں رکھکر ہاتھ یا پیر سے کاتا جا سکے۔ (۲) یہ چرخہ ایسا ہو جسپر ایک عورت آٹھ گھنٹہ بغیر کسی غیر معمولی تکان کے کات سکے۔ (۳) اسمیں ہاتھ کی ایٹری ہوئی پنیرا کو کام میں لانے کا سامان موجود ہو۔ یا پنیدیا کیلئے ایک علیحدہ جزو اسمیں شامل ہو (۴) اسمیں آٹھ گھنٹہ متواتر کام کرنیکی صورت میں ۱۶ ہزار گز سوت کا دھاگا تیار کیا جا سکے (۵) چرخہ کی مشنری اس قسم کی ہونی چاہیئے جو ہندوستان میں ۱۵۰ روپے کی قیمت پر فروخت ہو سکے (۶) مشین کی ساخت پائدار اور مضبوط ہونی چاہیئے۔ جو بجز معمولی تبدیلیوں کے کم از کم ۲۰ سال تک کام دے سکے۔ اسکی مرمت میں اصل لاگت کا ۵ فیصدی سے زیادہ خرچ نہ ہو۔ (۷) مقابلہ کرنیوالوں کو ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۰ء تک یا اس سے قبل اپنے صرفہ سے اپنی ایجاد کردہ مشین معائنہ کے لئے سابرمتی بھیجدینی چاہئیں۔ مزید کیفیت کیلئے ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کیجئے۔ شری یت شنکر لال بینکر۔ دفتر آل انڈیا اسپنرز ایسوسی ایشن مرزاپور۔ احمدآباد (ینگ انڈیا)

وفات

مورخہ ۲۹/۱۰ بروز اتوار میری لڑکی بعمر ۱۴ سال بوقت ۱۲ بجے دن صرف ۵ گھنٹہ بیمار رہ کر اس جہان فانی سے رخصت ہو کر اپنے مولا حقیقی سے جا ملی۔ مرحومہ کی یادگار میں مبلغ ۳ روپے کا منی آرڈر ارسال کرتا ہوں۔ تاکہ کسی نادار بہن کو اخبار مصباح جاری کر دیں۔ مرحومہ بڑی نیک لڑکی تھی۔ تمام احباب کی خدمت میں دعا کیلئے عرض ہے۔ عبدالحی اوورسیر۔ دوست محمد

شذرات

KHILAFAT LIBRARY

ایکٹ شاردا ایکٹ مندرجہ بالا یکم اپریل سنہ ۱۹۳۰ء سے عملدرآمد ہوگا۔ بہت سے اشخاص کو قانون جدید واقفیت نہیں ہے۔ اور غلط فہمی ہو رہی ہے۔ اس لئے برائے آگاہی عوام ایک نقشہ تیار کیا گیا ہے۔ جو قانون کا خلاصہ ہے۔ اس سے واضح ہے۔ کہ اگر دولہا کی عمر ۱۸ سال سے زائد اور دُلھن کی عمر ۱۴ سال سے زائد ہے۔ تو کوئی شخص قابل سزا نہیں ہے ٭

	عمر میاں	بیوی	کون شخص قابل سزا ہے				
	دولھا کی	دُلھن کی	دولھا	دلھن	ولی یا وہ شخص جس کے پاس لڑکا یا لڑکی رہتے ہیں اگر انھوں نے شادی میں مدد دی اور شادی کے روکنے میں غفلت کی		قاضی یا پنڈت وغیرہ
					دولھا کا	دلھن کا	
۱	۱۸ تا ۲۰ سال	۱۴ سال سے کم	صرف جرمانہ	۰	۰	قید یا جرمانہ یا دونو	قید یا جرمانہ یا دونو
۲	۲۰ سال سے زیادہ	۱۴ سال سے کم	قید یا جرمانہ یا دونو	۰	۰	〃	〃
۳	۱۸ سال سے کم	۱۸ سال سے کم	۰	۰	قید یا جرمانہ یا دونو	〃	〃
۴	۱۸ سال سے کم	۱۸ سال سے زیادہ	۰	۰	〃	۰	〃
۵	۱۸ سال سے زیادہ	۱۴ سال سے زیادہ	۰	۰	۰	۰	۰

(۱) قید سے مراد قید محض ایک ماہ تک ٭

(۲) جرمانہ سے مراد جرمانہ جو ایک ہزار روپیہ تک ہو سکتا ہے ٭

(۳) صورت نمبر ۱۔ مندرجہ بالا میں اگر دولھا جرمانہ ادا نہ کرے۔ تو اُسے قید نہیں ہو سکتی ٭

(۴) قاضی یا پنڈت وغیرہ جس نے رسم ادا کی ہو۔ اور نیک نیتی سے یہ سمجھتا ہو۔ کہ وہ ۱۸ سال سے کم عمر لڑکے کی اور ۱۴ سال سے کم عمر لڑکی کی شادی نہیں کر رہا ہے۔ تو وہ کسی جرم کا مرتکب نہیں ہے ٭

(۵) قانون جدید کا منشاء صرف یہ ہے۔ کہ ۱۴ سال سے کم عمر کی لڑکی اور ۱۸ سال سے کم عمر کے لڑکے کی شادی نہ ہونی چاہیئے۔ اگر وہ شادی کر لیں۔ تو شادی جائز ہے۔ صرف ان کے ولی اور سرپرست قابل سزا ہیں ٭

(۶) تمام مقدمات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سماعت کریگا۔ جبکہ ایسی شادیوں کی خبر ایک سال کے اندر اس کو دیدیجائے۔ ہر ایک خبر کنندہ سے ایک سو روپیہ کی ضمانت لی جائے گی۔ اگر خبر یا مقدمہ غلط ثابت ہو۔ تو ملزم کو ہرجانہ دیا جا سکے ٭

بیوی نے میاں بچایا

سکندر آباد۔ ۱۰ر اکتوبر۔ گذشتہ سنیچر وار کی رات کو سکندر آباد میں دس ڈاکوؤں نے جو پنجابی بیان کئے جاتے ہیں۔ دکن ڈیری فارم کے مینجر اننت رام کے مکان پر ڈاکہ ڈالا۔ ڈاکوؤں نے پہلے تمام کمروں کے کواڑ باہر سے بند کئے۔ بعد ازاں اس کمرے کے کواڑ توڑ ڈالے جس میں مسٹر اننت رام اور ان کی بیوی سوئے ہوئے تھے۔ لیمپ بجھا ہوا تھا

ڈاکوؤں نے لیمپ روشن کیا۔ پھر چند ڈاکوؤں نے مسٹر اننت رام اور ان کی بیوی پر حملہ کر دیا۔ اور باقیوں نے الماری کی تلاشی لینی شروع کی مسٹر اننت رام نے اپنے حملہ آوروں کا مقابلہ کیا۔ اور ان کی بیوی نے شور وغل مچا دیا۔ ڈاکوؤں نے مسٹر اننت رام کو پستولوں کے کندھوں سے ضربیں لگائیں۔ اور ان کے سر اور چہرے کو زخمی کر دیا یہ دیکھکر کہ اس کے شور وغل پر ڈاکو اس کے خاوند کو ہلاک کر دیں گے۔ مسٹر موصوف کی بیوی نے اپنے زیورات وغیرہ اتار کر ان کے حوالے کر دئے۔ اتنے میں شور وغل کی آواز سن کر ساتھ کے گھروں سے بھی لوگ جاگ اٹھے۔ اور ان میں سے ان کی امداد کو آ گئے۔ ایک کو ڈاکوؤں نے بھی بری طرح زخمی کیا۔ بالآخر ڈاکو ایک ہزار روپیہ کی مالیت کے زیورات لے کر رفو چکر ہو گئے ؂

ڈائن ساس کیا یہ سچ ہے؟

ضلع انبالہ میں سنسنی خیز واقعہ۔ ساس کی گرفتاری

ضلع انبالہ میں ایک سنسنی خیز قتل کا واقعہ ہوا ہے جس کے سلسلہ میں پولیس نے ایک عورت کو گرفتار کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ملزمہ کو اپنے لڑکے کی بیوی سے ناراضگی تھی۔ چنانچہ ایک روز موقعہ پا کر اس نے بہو کو قتل کر دیا۔ اور اس کے جسم کے ٹکڑے کر کے اسے چولھے میں جلاتی رہی۔ دو چار دن تک ایسا ہی کرتی رہی۔ آخر جب محلے کی عورتوں کو شک ہوا۔ تو انہوں نے گھر کی تلاشی لی جس سے لڑکی کے جسم کا کچھ حصہ ایک کونے میں لکڑیوں کے نیچے پڑا ہوا ملا۔ اور چولھے میں سے ہڈیوں کی راکھ بھی نکلی۔ پولیس نے عورت کو گرفتار کر لیا۔ اس کا خاوند اور لڑکا کسی دوسری جگہ ملازم ہیں ؂

۲ کروڑ ۶۰ لاکھ بائبل کی جلدیں

عیسائیوں کی مقدس کتاب بائبل کی فروخت دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔ اس کا ثبوت برٹش اور فارن بائبل سوسائٹی کی سال ۱۹۲۹ء کی رپورٹ سے ملتا ہے بائبل یا اس کے مختلف حصوں کی ایک کروڑ ۱۱ لاکھ جلدیں سوسائٹی نے گذشتہ سال فروخت کیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی نیشنل بائبل سوسائٹی نے ۸۰ لاکھ امریکن بائبل سوسائٹی نے ۹۰ لاکھ اور ۲۰ لاکھ جلدیں دوسری جماعتوں نے فروخت کیں ؂

انگلستان میں انمیل شادیوں کی کثرت

لندن ۔ ۹ اکتوبر رجسٹرار جنرل کے سال گذشتہ کے اعداد و شمار سے یہ تعجب انگیز انکشاف ہوا ہے۔ کہ بہت سے تیس سال تک کے نوجوانوں نے دگنی عمر کی عورتوں سے شادیاں کی ہیں تیس سال یا اس سے کم عمر کے مردوں نے ساٹھ سال سے زیادہ عمر والی عورتوں سے عقد کیا۔ ستر سالہ عورتوں کے ساتھ ۵۰ سے ۶۰ تک کے مردوں کی شادیوں کی بھی مثالیں ملتی ہیں ؂

دوسری طرف ۷۰ لڑکیوں نے پندرہ سال کی عمر میں۔ ۴۰ ہم نے سولہ سال کی عمر میں ۴۹۳ ہم ۲ نے سترہ سال کی عمر میں شادیاں کی ہیں سال زیر رپورٹ میں کل تین لاکھ تین ہزار شادیاں ہو گئیں چھ لاکھ ساٹھ ہزار بچے پیدا ہوئے اور چار ہزار اٹھارہ طلاق حاصل کی گئیں ؂

کمسن بچوں و عورتوں کی کثرت اموات

ہندوستان میں بالا وسط میں لاکھ بچے ایسے مرتے ہیں۔ جن کی عمر ایک سال سے بھی کم ہوتی ہے۔ ایک سال سے اوپر اور پانچ سال سے نیچے کی عمر کے بچے ۱۲، ۱۳ لاکھ کے درمیان مرتے ہیں۔ گو پانچ سال

سے نیچے کی عمر کے بچے ۳۲، ۳۳ لاکھ کے درمیان ہر سال مر جاتے ہیں۔ پانچ اور دس سال کی عمر کے درمیان والے ۶۰۔۷۰ لاکھ کے قریب ہر سال مر جاتے ہیں۔ اس طرح ۱۰ سال سے نیچے کی عمر کے بچوں کا شمار ۴۰ لاکھ کے قریب سالانہ ہوتا ہے اور سال بھر میں کل ہندوستان میں ۸۰ لاکھ کے قریب موتیں ہوتی ہیں۔ گویا نصف موتیں ۱۰ سال سے نیچے عمر والے بچوں کی ہوتی ہیں ؎

علاوہ اس کے عورتیں بھی زیادہ مرتی ہیں۔ ۱۵ اور ۳۰ سال کے درمیان عورتوں کی شرح اموات مردوں سے بھی زیادہ ہے۔ حالانکہ عورتوں کی تعداد کا شمار بمقابلہ مردوں کے نصف سے بھی کم ہے۔ ۱۵ اور ۲۰ سال کی عورتوں کی شرح اموات ۱۴ء۶۵ فی ہزار۔ اور اسی عمر کے مردوں کی ۱۲ء۷۹ ہے ۲۰ اور ۳۰ سال کی عورتوں کی شرح اموات ۱۶ء۷۶ اور اسی عمر کے مردوں کی ۱۴ء۳۰ فی ہزار ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ۱۳، ۱۴ برس سے لیکر ۳۰ برس تک کی عورتیں مردوں سے زیادہ مرتی ہیں۔ ۳۰ سال کے بعد عورتوں کی شرح اموات ۱۶ء۷۶ اور اسی عمر کے مردوں کی ۱۴ء۳۰ فی ہزار ہے ؎

اس کا سبب یہ ہے، کہ صغرسنی اور بڑھاپے کی شادیاں ملک کے رواج کے سبب ۶ سال سے لیکر ۱۰-۱۱ سال کی لڑکیاں بیاہ دی جاتی ہیں۔ اور وہ ۱۳ و ۱۴ سال کی عمر میں بچوں کی مائیں بن جاتی ہیں

حاملہ کی حفاظت

ان نو ماہ کے عرصہ میں ماں کے پیٹ سے دو اشخاص کا فضلہ خارج ہوتا ہے۔ اندریں حالات صفائی کی اشد ضرورت ہے کم از کم ایک مرتبہ غسل کرنا لازم ہے۔ سرد پانی سے غسل دینے کے مقابلہ میں گرم پانی کا غسل زیادہ مفید ہوگا۔ کپڑے۔ بال۔ ناخون۔ دانت ہمیشہ صاف رکھے جائیں ؎

مکان و مکان کی ہر چیز کی صفائی کا خیال رکھنا چاہیئے مکان کشادہ اور ہوادار ہونا چاہیئے۔ ماں کے دانت ضرور صاف رہنے چاہئیں۔ کیونکہ دیکھا گیا ہے جن ماؤں کے دانت خراب ہوتے ہیں۔ ان کے بچوں کے بھی دانت خراب ہو جاتے ہیں ؎

ایام حمل کے دنوں میں ورزش جسمانی بند نہ کر دینا چاہیئے کھلی ہوا میں ٹہلنا ایسے حالات میں مفید ترین ثابت ہوتا ہے بار گراں اٹھانے کی کبھی کوشش نہ کرنی چاہیئے ؎

حاملہ عورتوں کو رات کو ۸ یا ۹ گھنٹے سونا چاہیئے۔ یا کم از کم پر سکون جگہ میں آرام ہی کرتی رہیں۔ دن میں ان کو کم از کم ایک گھنٹہ ضرور آرام کرنا چاہیئے ؎

حالاتِ کابل

کابل کی فتح کے بعد شاہ ولی کا لشکر شہر میں داخل ہوا ارک پر قابض ہوتے ہی لشکر نے قلعہ کا خزانہ۔ دلکشا محل کا عجائب خانہ اور اسلحہ جات لوٹ لئے۔ بہت سا فرنیچر تباہ ہو گیا۔

نادر خان کابل پہنچ گیا ہے۔ اس کے پہنچتے ہی اہل قبائل کا ایک قائمقام جرگہ بادشاہ منتخب کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ امان اللہ خان کو افغانستان کی حکمرانی کے ناقابل قرار دیا گیا نادر خان کو باتفاق رائے افغانستان کا تخت سنبھالنے کے لئے منتخب کیا گیا۔ نادر خان نے بادل ناخواستہ اسے منظور کر لیا۔ اس کے بعد تمام حاضرین سے حلف وفاداری لیا ؎

کابل کی جامع مسجد میں نادر خان کے نام کا خطبہ پڑھا جائیگا

KHILAFAT LIBRARY

خوبصورت پھول

سرہانوں کے مرکز میں گول دائرہ میں۔ کونوں۔ گدیوں اور میز پوش کے کونوں کے لئے نہایت موزون ہے۔ بعض ناظرات پھولوں کو اخبار سے کاپی کرتی ہیں۔ جو دستکاری کے اصول کے خلاف ہے۔ اس لئے ذیل میں ضروری ہدایات بھی درج کرتی ہوں:۔

میں نے اس پھول میں ایک نقطہ مذہبی حیثیت سے رکھا ہے۔ امید ہے۔ کہ میری بہنیں اسکو بھی حل کرنے کی کوشش کرینگی ؎

(نوٹ) مقام ب۔خ۔ج۔ح۔د۔ذ۔ دائرہ کے محیط پر ہوں یعنی ببل ۸ دائرہ کے اندر ہوں۔ اور یہ مقام محیط سے چھوٹیں ؎

مقام الف کو مرکز مان کر پرکار کو پونے تین انچ یا اڑھائی انچ کھولکر ایک گول دائرہ کھینچو۔ پھر دائرہ کے محیط کو حساب کے قاعدہ سے تین برابر حصوں میں تقسیم کرو۔ پھر ان تین حصوں ب۔ج۔د پر پرکار سے تینوں پتیاں بنالو۔ پھر تینوں حصوں ح۔خ۔ذ میں تینوں شاخیں بھر لو۔ پھول نہایت موزون اور خوبصورت بنے گا ؎

KHILAFAT LIBRARY

جہاں دستکاری کا سوال ہے۔ ان کا بتادینا کہ فلاں فلاں دستکاری عمدہ ہے۔ یہ درست نہ ہوگا۔ جب تک دستکاری کے اصول نہ بتائیں یعنی آئندہ کبھی انشاء اللہ اسپر روشنی ڈالونگی۔ میں امید کرتی ہوں۔ کہ میری بہنیں میری اس گذارش کو یاد رکھینگی۔ کہ دستکاری پر لکھتے وقت اصولی بحث ہونی چاہیئے۔ اور اس کو کرتے وقت نقل نہ ہونی چاہیئے ؎ والسلام۔

نواب بیگم۔ محمد فضل الٰہی۔ سیالکوٹ

کپڑوں پر بیل بوٹے نکالنے کی مشین

ہر ایک گھر میں ضرور موجود ہونی چاہیئے۔ یہ مشین کپڑوں پر نہایت عمدہ بیل بوٹے۔ گدیاں۔ آستن۔ سلیپر میز پوش۔ غلاف۔ جانوروں کی تصویریں اور دیگر بے شمار چیزیں بناتی ہے۔ ہزاروں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو چکی ہیں۔ کل کام دفتر مفت سکھایا جا سکتا ہے۔ قیمت درجہ اول للعہ۔ دوم ۸ہ۔ سوم عہ۔ نقلی عہ۔ محصول ڈاک معاف۔ مکمل فہرست مفت طلب کریں ۔ امپیریل ناولٹی مارٹ (M. B) پوسٹ بکس ۱۶۷ لاہور

دار الامان کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت بہت ناساز رہی۔ مرض کی تشخیص اور درد کا اصل سبب معلوم کرنیکے لئے۔ آلہ عکس سے ملاحظہ کرانا ضروری تھا۔ حضور ۲۵ اکتوبر ۴ بجے لاہور تشریف لے گئے۔ حضور کے ہمراہ آپکے ۲ حرم محترم ہیں۔ خداتعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت عاجلہ و شفاء کاملہ بخشے ۔

مصباح کی توسیع اشاعت

مصباحی بہنوں کو چاہیئے کہ اس جلد کے اختتام سے پہلے پہلے مصباح کی خریداری بڑھا دیں۔ اور جن بہنوں کے ذمے مصباح کا چندہ واجب الادا ہے وہ ادا فرمادیں تاکہ ہمیں وی پی کی زحمت نہ کرنی پڑے ۔ (مینجر)

لجنہ حیدر آباد دکن

بافضل الٰہی لجنہ حیدر آباد دکن کے ماہواری جلسے باضابطہ طور پر ہو رہے ہیں اور ممبرات بھی خاصی دلچسپی لے رہی ہیں چنانچہ (۹) اکتوبر ۱۹۲۹ء کو لجنہ کا چھٹا ماہواری جلسہ بمکان انجمن احمدیہ لیکچر ہال میں ہوا جس میں ۳۰ کے قریب خواتین کا مجمع تھا۔

مختلف بہنوں نے اپنے مضامین پڑھے اور بعد میں ماہواری چندہ بھی تخمیناً (۲۵ عہ) ہوا

والسلام ۔ امۃ اللہ بشیرہ بیگم سکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدر آباد دکن

KHILAFAT LIBRARY

معمّہ حل طلب

چھ لفظ ہیں جن میں سے ہر ایک تین حرفوں کا مرکب ہے اگر ان کو اُلٹ دیا جائے تو پھر وہی لفظ بن جاتے ہیں۔ ایک پینے کی چیز کا نام ہے۔ دو انسان کے نہایت مفید اعضاء کے نام ہیں (یہ دو ایک ہی دونوں کے مرکب ہیں اور آپس میں اُلٹنے سے بنتے ہیں) عورتیں ان پر بہت فضول خرچی کرتی ہیں) ایک رنگ کا نام ہے ایک گناہ کے نام پر استعمال ہوتا ہے ایک مشہور میوہ کا نام ہے ۔

ناظرات۔ جواب دیتے وقت ہر ایک لفظ کو ایک فقرہ میں استعمال کریں والسلام۔ نور

تحفہ فضل الٰہی

سیالکوٹ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰

اخبار مصباح - قادیان - ضلع گورداسپور

بیل حاشیہ تکیہ و گرے پر بہت اچھی لگتی ہے - پھول گلابی رنگ کے اور پتے گہرے سبز رنگ - بیل کی ڈنڈی نسواری رنگ سے کاڑھیں

آمنہ بیگم
بائل گنج منٹگمری

گلدستہ میزپوش پر
اور پلنگ پر نہایت موزوں
ہے

KHILAFAT LIBRARY

آمنہ بیگم بائل گنج منٹگمری

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپکر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا